سورة آل عمران

آيات ٣٧ - ٦٦

هٰٓاَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ حَاجَجْتُمْ فِيْمَا لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ فَلِمَ تُحَآجُّوْنَ فِيْمَا لَيْسَ لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ ؕ وَ
اللّٰهُ يَعْلَمُ وَ اَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۶۶﴾ مَا كَانَ اِبْرٰهِيْمُ يَهُوْدِيًّا وَّ لَا نَصْرَانِيًّا وَّ لٰكِنْ كَانَ
حَنِيْفًا مُّسْلِمًا ؕ وَ مَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۶۷﴾ اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِاِبْرٰهِيْمَ لَلَّذِيْنَ
اتَّبَعُوْهُ وَ هٰذَا النَّبِيُّ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؕ وَ اللّٰهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۶۸﴾ وَدَّتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْ
اَهْلِ الْكِتٰبِ لَوْ يُضِلُّوْنَكُمْ ؕ وَ مَا يُضِلُّوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَ مَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۶۹﴾ يٰٓاَهْلَ
الْكِتٰبِ لِمَ تَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَ اَنْتُمْ تَشْهَدُوْنَ ﴿۷۰﴾ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَلْبِسُوْنَ
الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَ تَكْتُمُوْنَ الْحَقَّ وَ اَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۷۱﴾ ع وَ قَالَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْ اَهْلِ
الْكِتٰبِ اٰمِنُوْا بِالَّذِيْٓ اُنْزِلَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَجْهَ النَّهَارِ وَ اكْفُرُوْٓا اٰخِرَهٗ
لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ۚ ﴿۷۲﴾ وَ لَا تُؤْمِنُوْٓا اِلَّا لِمَنْ تَبِعَ دِيْنَكُمْ ؕ قُلْ اِنَّ الْهُدٰى هُدَى اللّٰهِ ۙ
اَنْ يُّؤْتٰٓى اَحَدٌ مِّثْلَ مَآ اُوْتِيْتُمْ اَوْ يُحَآجُّوْكُمْ عِنْدَ رَبِّكُمْ ؕ قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ ۚ
يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿۷۳﴾

آل عمران
اہل کتاب کو دعوت اسلام
امتِ مسلمہ کو باہمی اتحاد
اور تنظیمی ہدایات
1
آیت 1-32
اہل کتاب خصوصاً نصاریٰ
سے خطاب کی تمہید
اور اسلام کی دعوت
2
آیت
33 - 63
نصاریٰ سے براہ راست
خطاب - (۹ ہجری میں)
قصہ مریمؑ اور زکریاؑ
عقیدۂ تثلیث کا ابطال
3
آیت
64 - 101
مسلمانوں کو اہل کتاب کے
شر سے آگاہ اور خبردار کیا
گیا ہے
4
آیت
102- 120
مسلم امہ سے خطاب
عمومی، اصولی اور تنظیمی
ہدایات
5
آیت
121- 189
غزوۂ احد، اس کے بعد
کی سنگین صورتحال پر
تبصرہ اور ہدایات
6
آیت 190-200
اختتامیہ
سورت کے مضامین کا خلاصہ
اہل کتاب خصوصاً نصاریٰ سے خطاب
امتِ مسلمہ سے خطاب

هَاَنْتُمْ هٰۤؤُلَآءِ حَاجَجْتُمْ فِيْمَا لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ فَلِمَ تُحَآجُّوْنَ فِيْمَا لَيْسَ لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۶۶﴾

هَا - حرف تنبیہ، قائم مقام ہمزہ استفہام کے

هٰؤُلَا میں هَا ضمیر، أُولَا - اسم اشارہ

هَاَنْتُمْ هٰۤؤُلَآءِ - سنو تم لوگ وہ ہو

حَاجَجْتُمْ - جنہوں نے حجت کی

فِيْمَا - اس میں

لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ - تمہارے لیے جس میں ایک علم تھا

فَلِمَ تُحَآجُّوْنَ - پھر کیوں تم حجت کرتے ہو

فِيْمَا لَيْسَ - اس میں نہیں ہے

لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ - تمہارے لیے جس میں کوئی علم

وَاللّٰهُ يَعْلَمُ - اور اللہ جانتا ہے

وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ - اور تم نہیں جانتے ہو

هٰٓاَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ حَاجَجْتُمْ فِيْمَا لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ فَلِمَ تُحَآجُّوْنَ فِيْمَا لَيْسَ لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ ۭ
وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝٦٦

تم لوگ جن چیزوں کا علم رکھتے ہو اُن میں تو خوب بحثیں کر چکے، اب ان معاملات میں کیوں بحث کرنے چلے ہو جن کا تمہارے پاس کچھ بھی علم نہیں اللہ جانتا ہے، تم نہیں جانتے

Ah! Ye are those who fell to disputing (Even) in matters of which ye had some knowledge! but why dispute ye in matters of which ye have no knowledge? It is Allah Who knows, and ye who know not!

محمد اقبال

هَاَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ حَاجَجْتُمْ فِيْمَا لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ فَلِمَ تُحَآجُّوْنَ فِيْمَا لَيْسَ لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۶۶﴾

علم کے بغیر بحث و مباحثہ اور حجت بازی کی مذمت

- اہل کتاب کو مخاطب کیا گیا ہے کہ ایسی باتوں میں تو تمہیں بحث کرنے کا کسی حد تک حق پہنچتا ہے جن کے متعلق تمہیں کچھ علم ہے جیسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور موسیٰ علیہ السلام کی زندگی کے واقعات وغیرہ، اگرچہ ان کے بارے میں بھی تمہارا علم ناقص اور غیر صحیح ہے جس کی بنا پر تم افراط و تفریط کے شکار ہوئے لیکن جن باتوں کا تمہیں علم ہی نہیں ان میں تمہیں جھگڑا کرنے کا کیا حق پہنچتا ہے؟
- تم دونوں فرقوں میں سے کسی نے بھی حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا نہ ان کا زمانہ پایا نہ ان کے حالات زندگی اور ان کی تعلیمات سے آگاہ ہوئے پھر تم یہ کیسے کہہ سکتے ہو کہ وہ یہودی تھے یا نصرانی؟
- سو ایسے ناقص علم کی بناء پر بحث مباحثہ اور حجت بازی کوئی صحیح طریقہ نہیں
- علم کی روشنی کے بغیر بحث مباحثہ کرنا عقل و نقل کے خلاف ہے اور یہ اندھیرے میں تیر چلانا ہے
- دلائل کے مقابلے میں پسپا ہونے پر جذبات اور بدگمانی کی دھول میں پناہ لینا ہٹ دھرموں کا شیوہ

مَا كَانَ اِبْرٰهِيْمُ يَهُوْدِيًّا وَّلَا نَصْرَانِيًّا وَّلٰكِنْ كَانَ حَنِيْفًا مُّسْلِمًا ؕ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿٦٧﴾

مَا كَانَ - نہیں تھے

اِبْرٰهِيْمُ يَهُوْدِيًّا - ابراہیم علیہ السلام یہودی

وَّلَا نَصْرَانِيًّا - اور نہ ہی نصرانی

وَّلٰكِنْ كَانَ - اور لیکن (یعنی بلکہ) وہ تھے

حَنِيْفًا مُّسْلِمًا - یکسو فرماں بردار

حَنَفَ يَحْنِفُ ، حَنْفًا - ٹیڑھا ہونا، ایک طرف جھکنا

حنیف - جو ہر طرف سے رخ پھیر کر ایک خاص راستہ پر چلے (یکسو)، گمراہی سے منہ موڑ کر حق کی طرف متوجہ ہونے والا

وَمَا كَانَ - اور وہ نہیں تھے

مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ - شرک کرنے والوں میں سے

اِنَّ اَوۡلَی النَّاسِ بِاِبۡرٰهِیۡمَ لَلَّذِیۡنَ اتَّبَعُوۡهُ وَ هٰذَا النَّبِیُّ وَ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا ؕ وَ اللّٰهُ وَلِیُّ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ ﴿۶۸﴾

اولی - ولی سے افعل التفضیل کا صیغہ ہے
(زیادہ لائق، زیادہ مستحق)

اِنَّ - بیشک

اَوۡلَی النَّاسِ - لوگوں میں سب سے زیادہ مستحق/ قریب

بِاِبۡرٰهِیۡمَ - ابراہیم علیہ السلام سے

لَلَّذِیۡنَ - لازماً وہ لوگ ہیں (جنہوں نے)

اتَّبَعُوۡهُ - پیروی کی ان کی

وَ هٰذَا النَّبِیُّ - اور یہ نبی ﷺ ہیں

وَ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا - اور وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے

وَ اللّٰهُ وَلِیُّ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ - اور اللہ مؤمنوں کا ولی ہے

مَا كَانَ اِبْرٰهِيْمُ يَهُوْدِيًّا وَّ لَا نَصْرَانِيًّا وَّ لٰكِنْ كَانَ حَنِيْفًا مُّسْلِمًا ؕ وَ مَا كَانَ مِنَ
الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۶۷﴾ اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِاِبْرٰهِيْمَ لَلَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ وَ هٰذَا النَّبِيُّ وَ الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا ؕ وَ اللّٰهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۶۸﴾

ابراہیم نہ تو یہودی تھے اور نہ عیسائی بلکہ سب سے بے تعلق ہو کر ایک (خدا) کے ہو رہے تھے اور اسی کے فرماں بردار تھے اور مشرکوں میں نہ تھے - ابراہیمؑ سے نسبت رکھنے کا سب سے زیادہ حق اگر کسی کو پہنچتا ہے تو اُن لوگوں کو پہنچتا ہے جنہوں نے اس کی پیروی کی اور اب یہ نبی اور اس کے ماننے والے اِس نسبت کے زیادہ حق دار ہیں اللہ صرف اُنہی کا حامی ومددگار ہے جو ایمان رکھتے ہوں

Abraham was not a Jew nor yet a Christian; but he was true in Faith, and bowed his will to Allah's (Which is Islam), and he joined not gods with Allah. Without doubt, among men, the nearest of kin to Abraham, are those who follow him, as are also this Prophet and those who believe: And Allah is the Protector of those who have faith.

محمد اقبال

مَا كَانَ اِبۡرٰهِيۡمُ يَهُوۡدِيًّا وَّلَا نَصۡرَانِيًّا وَّلٰـكِنۡ كَانَ حَنِيۡفًا مُّسۡلِمًا ؕ وَمَا كَانَ مِنَ الۡمُشۡرِكِيۡنَ ﴿۶۷﴾

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا دین

- علم اور دلیل کے بغیر حجت بازی کرنا جس کا ذکر سابقہ آیت میں — اس کا رخ اس آیت کی طرف
- تم ابراہیم علیہ السلام کے بارے میں کیا جانتے ہو ؟ایک شخصیت جو صدیوں پہلے گزر گئی۔ تم نے ان کا زمانہ نہیں پایا، ان پر اترنے والا کوئی صحیفہ محفوظ نہ رہا اور تم نے جو کچھ مذہب کے نام پر تانا بانا تیار کیا اس میں تم ابراہیم علیہ السلام کو کس طرح کھینچ لائے ہو ؟
- تم ان کے بارے میں کچھ نہیں جانتے ہو۔ ہاں ان کے بارے میں اگر کوئی باخبر ہے تو وہ صرف اللہ کی ذات ہے، اس نے اپنا آخری رسول بھیج کر تمام صداقتوں سے پردہ اٹھایا ہے۔ آج اگر کوئی بات قابل قبول ہو سکتی ہے تو وہ بات ہے جس کو اللہ کا آخری رسول اللہ کے حوالے سے پیش کر رہا ہے
- اور وہ حقیقت یہ ہے کہ ابراہیم نہ یہودی تھے نہ نصرانی، وہ اللہ کے فرمان بردار بندے، مسلم اور حنیف تھے (اسی صفاتی نام سے انہیں قرآن میں اکثر مقامات پر یاد کیا گیا ہے)۔ کہ انکا دل محبت الٰہی سے سرشار، تمام تعلقات تعلق باللہ کی نذر، ان کی تمام خواہشات اعلائے کلمۃ الحق سے وابستہ اور انکی زندگی کا ایک ایک لمحہ اللہ کی تائید و نصرت کے نور سے روشن تھا، وہ از سرتاپا مسلم تھے

اِنَّ اَوۡلَى النَّاسِ بِاِبۡرٰهِيۡمَ لَلَّذِيۡنَ اتَّبَعُوۡهُ وَهٰذَا النَّبِىُّ وَالَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا ؕ وَاللّٰهُ وَلِىُّ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ ﴿۶۸﴾

- ان کی زندگی، ان کے کردار، ان کے طریقے اور ان کے ایمان و عقیدے میں یہودیت یا نصرانیت کی تو پرچھائیاں تک نہیں تھیں، کجا یہ کہا جائے کہ وہ یہودی یا نصرانی تھے

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ منسوب ہونے کا معیار ان کی پیروی ہے۔

- ابراہیم سے اگر کسی کو سچی نسبت ہو سکتی ہے تو وہ صرف وہ لوگ ہیں جنھوں نے ان کی دعوت کو قبول کیا اور ان کی ذات کی پیروی کی۔
- اگر یہ نسبت نسب سے ملتی تو آزر سے رشتہ نہ ٹوٹتا اور اگر اس کے لیے وطن کافی ہوتا تو آپ وطن سے نکل کر مختلف ملکوں کو اپنی دعوت کی آماجگاہ نہ بناتے
- آپ کے ساتھ ان لوگوں کا رشتہ رہا جو آپ کی دعوت میں آپ کے دست و بازو اور اللہ کے دین میں آپ کے متبع تھے اور آج اگر کوئی آپ ﷺ کی بعثت کے بعد ان سے تعلق کا دعویٰ کر سکتا ہے تو وہ خود آپ ﷺ کی ذات گرامی ہے جنھوں نے ملتِ ابراہیمی کو زندہ کیا اور یا آپ پر ایمان لانے والے ہیں جنھوں نے آپ ﷺ کا اتباع کرتے ہوئے دین ابراہیم کو نئی زندگی اور تازہ قوت بخشی اور ان کی ایک ایک سنت کو از سر نو زندہ کیا۔

وَدَّتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَوْيُضِلُّوْنَكُمْ ۭ وَمَا يُضِلُّوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ﴿٦٩﴾

وَدَّ يَوَدّ ، وَدًّا و وُدًّا و وُدادً - چاہنا

وَدَّتْ - چاہا (آرزو کی)

طَّآئِفَةٌ - ایک جماعت نے

مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ - اہل کتاب میں سے

لَوْيُضِلُّوْنَكُمْ - کاش وہ گمراہ کردیں تمہیں

وَمَا يُضِلُّوْنَ - اور وہ گمراہ نہیں کرتے

اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ - مگر اپنے آپ کو

وَمَا يَشْعُرُوْنَ - اس حال میں کہ وہ شعور نہیں رکھتے

واو - حالیہ

وَدَّتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَوْ يُضِلُّوْنَكُمْ ؕ وَ مَا يُضِلُّوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَ
مَا يَشْعُرُوْنَ ﴿٦٩﴾

(اے ایمان لانے والو) اہل کتاب میں سے ایک گروہ چاہتا ہے کہ کسی طرح تمہیں راہ راست سے ہٹا دے، حالانکہ در حقیقت وہ اپنے سوا کسی کو گمراہی میں نہیں ڈال رہے ہیں مگر انہیں اس کا شعور نہیں ہے

It is the wish of a section of the People of the Book to lead you astray. But they shall lead astray (Not you), but themselves, and they do not perceive!

محمد اقبال

وَدَّتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَوْيُضِلُّوْنَكُمْ ؕ وَ مَا يُضِلُّوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَ مَا يَشْعُرُوْنَ ﴿٦٩﴾

اہل کتاب کی مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی کوشش اور آرزو (اور اللہ کا اس پر متنبہ کرنا)

- گزشتہ آیات میں ایک ترتیب سے تاریخی اور عقلی دلائل سے اہل کتاب کے طرز عمل پہ نقد کی گئی
- یہ بات عام آدمی کی سمجھ سے بالاتر محسوس ہوتی ہے کہ کس طرح اہل کتاب اپنے اندر اہل علم، علماء و مشائخ رکھنے کے باوجود اپنے بے ہودہ، جاہلانہ اور فرسودہ خیالات اور طرز عمل پر جمے رہے
- اس آیت کریمہ میں ان کی اصل مرض کی نشاندہی کی گئی ہے۔ قرآن کریم چونکہ ہر بات میں عدل و انصاف کے تقاضوں کو ملحوظ رکھتا ہے، اس لیے اس مرض کا ذکر کرتے ہوئے ان میں سے ایک گروہ (طَّآئِفَةٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ) کہہ کر یہ واضح فرمایا کہ اس مرض کا شکار تمام اہل کتاب نہیں بلکہ ان میں سے ایک بڑا گروہ ہے (لیکن معلوم ہوتا ہے کہ اسی گروہ کو اہل کتاب کی سربراہی اور پیشوائی حاصل ہے
- اور وہ بیماری اہل کتاب کی مسلمانوں کے خلاف عناد اور دشمنی جس کی بنیاد ان کا یہ حسد ہے کہ یہ آخری نبی بنی اسرائیل کی بجائے حضرت اسماعیل کی اولاد میں سے کیسے آگیا؟ ان کا یہی جذبہ حسد ان کی سازشوں اور مخاصمتوں کا ہمیشہ سبب بنا رہا اور ہر لحاظ سے انہوں نے یہ کوشش کی کہ مسلمانوں کو اس دین سے گمراہ کر دیا جائے (اس کے سازشیں کی، اشتباہات اٹھائے، غلط فہمیاں پیدا کیں......)

يٰٓاَهۡلَ الۡكِتٰبِ لِمَ تَكۡفُرُوۡنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَاَنۡتُمۡ تَشۡهَدُوۡنَ ۝ يٰٓاَهۡلَ الۡكِتٰبِ لِمَ تَلۡبِسُوۡنَ الۡحَقَّ بِالۡبَاطِلِ

يٰٓاَهۡلَ الۡكِتٰبِ - اے اہل کتاب

لِمَ تَكۡفُرُوۡنَ - کیوں تم انکار کرتے ہو

بِاٰيٰتِ اللّٰهِ - اللہ کی آیتوں کا

وَاَنۡتُمۡ تَشۡهَدُوۡنَ - حالانکہ تم گواہ ہو

يٰٓاَهۡلَ الۡكِتٰبِ - اے اہل لکتاب

لِمَ تَلۡبِسُوۡنَ - کیوں تم خلط ملط کرتے ہو

الۡحَقَّ بِالۡبَاطِلِ - حق کو باطل کے ساتھ

وَتَكۡتُمُوۡنَ الۡحَقَّ - چھپاتے ہو حق کو

وَاَنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ - حالانکہ تم جانتے ہو

لَبَسَ يَلۡبِسُ ، لَبۡسًا - کپڑے پہننا، لپیٹنا، مبہم کرنا، خلط ملط کرنا

يٰٓاَهۡلَ الۡكِتٰبِ لِمَ تَكۡفُرُوۡنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَاَنۡتُمۡ تَشۡهَدُوۡنَ ﴿۷۰﴾ يٰٓاَهۡلَ الۡكِتٰبِ لِمَ
تَلۡبِسُوۡنَ الۡحَـقَّ بِالۡبَاطِلِ وَتَكۡتُمُوۡنَ الۡحَـقَّ وَاَنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ ﴿۷۱﴾

اے اہلِ کتاب ! اللہ کی آیتوں کا کیوں انکار کرتے ہو حالانکہ تم گواہ ہو
اے اہل کتاب ! کیوں حق کو باطل کا رنگ چڑھا کر مشتبہ بناتے ہو؟ کیوں
جانتے بوجھتے حق کو چھپاتے ہو؟

O People of the Book! Why reject ye the Signs of Allah, of which ye are (Yourselves) witnesses?
O People of the Book! Why do ye clothe Truth with falsehood, and conceal the Truth, while ye have knowledge?

محمد اقبال

يَاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَاَنْتُمْ تَشْهَدُوْنَ ﴿۷۰﴾

اہل کتاب اور ان کے علماء کو یاددہانی اور توبیخ و سرزنش

- اے اہل کتاب تم اللہ کی آیات سے کفر کیوں کرتے ہو؟ حالانکہ اہل کتاب ہونے کی وجہ سے تم قرآن کریم کے مزاج آشنا ہو؟ تمہیں خوب اندازہ ہے کہ وہ اللہ کی کتاب ہے۔ پھر وہ ان تمام باتوں کا مصداق بن کر آئی ہے جس کا ذکر تمہاری کتابوں میں ہے اور ساتھ ہی یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ تمہارے دل گواہی دیتے ہیں کہ یہ اللہ کی کتاب کی آیات ہیں، جنھیں جھٹلایا نہیں جاسکتا
- نبی ﷺ کی پاکیزہ زندگی، اور صحابہ کرام کی زندگیوں پر آپ کی تعلیم و تربیت کے حیرت انگیز اثرات، اور وہ بلند پایہ مضامین جو قرآن میں ارشاد ہو رہے تھے، یہ ساری چیزیں اللہ تعالیٰ کی ایسی روشن آیات ہیں کہ جو شخص انبیاء کے احوال اور کتب آسمانی کے طرز سے واقف ہو اس کے لیے ان آیات کو دیکھ کر آنحضرتؐ کی نبوت میں شک کرنا بہت ہی مشکل ہے
- اس سے بھی بڑی حقیقت یہ ہے کہ تمہاری کتابوں میں تمہارے انبیاء کے ذریعے تم سے آخری نبی اور آخری کتاب کی آیات اور احکام کی شہادت دینے کا عہد لیا جاچکا ہے اور تم اس کا اقرار کرچکے ہو (۳/۸۹)
- اللہ کی جن آیات کو تم آنکھوں سے دیکھ رہے ہو، جن کی حقانیت پر تم خود گواہی دیتے ہو ان کو تم قصداً اپنے نفس کی شرارت سے جھٹلا رہے ہو۔

يَآَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَلْبِسُوْنَ الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَ تَكْتُمُوْنَ الْحَقَّ وَ اَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۷۱﴾

حق کی تلبیس اور حق کا کتمان

- یہ دو بڑے جرائم ہیں جن کی نشاندہی کی گئی ہے اہل کتاب میں
- دونوں چونکہ حق سے متعلق ہیں لہٰذا حق کے معنی جان لینے چاہیں- قرآن میں حق، اللہ کے بھیجے ہوئے دین، اللہ کی بھیجی ہوئی کتب، اس کے بھیجے ہوئے انبیاء و رُسل کے لیے آیا ہے
  - اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ هُوَالْحَقَّ (سبا- 6)- جو کچھ تیرے پروردگار کی طرف سے نازل ہوا ہے، وہ الحق ہے
  - وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ط اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا (بنی اسرائیل-81) حق آگیا ہے اور باطل تباہ ہو گیا
- اللہ نے خود اپنے آپ کو، اپنے کلمات کو، اپنے رسولوں کو، اپنے کتابوں کو، دین کو، اپنے وعدوں کو، کائنات کو قرار دیا ہے- یوں حق کے دائرے میں چھوٹی سے چھوٹی صداقت بھی اور کائنات کے بڑے بڑے حقائق
- حق کی تلبیس- ان لوگوں کا پہلا جرم، یعنی حق و باطل اور سچ اور جھوٹ کو خلط ملط کرنا ہے، تاکہ لوگوں پر حق اور باطل واضح نہ ہو سکے (اس کے لیے حق میں جھوٹ کی آمیزش، حق کو جھوٹ اور باطل کے ساتھ اس طرح لپیٹ کے پیش کرنا کہ حق واضح نہ ہو)
- حق کا کتمان- حق کو چھپانا، اہل کتاب کا کتمان، (۱) نبی اکرمؐ کے ذکر و اوصاف کا کتمان (۲) دین حق کا کتمان

يَآَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَلْبِسُوْنَ الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَ تَكْتُمُوْنَ الْحَقَّ وَ اَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۷۱﴾

- حق کو چھپانا کیا ہے؟
  - اللہ کی کتاب، اللہ تعالیٰ کے دین اور اس کے احکام کو . . .
    - ← گڈمڈ کرنا
    - ← توڑ مروڑ کر پیش کرنا،
    - ← ان پر جھوٹ گھڑنا
    - ← اللہ اور رسول ﷺ کے فرمودات کی بجائے دوسرے لوگوں کی باتیں دین بنا کر پیش کرنا
    - ← قرآن کو لوگوں تک نہ پہنچانا
    - ← قرآن کو قدرت واستطاعت کے باوجود کھول کر بیان نہ کرنا
    - ← شہادت علی الناس کی ذمہ داری ادا نہ کرنا . . . . . .
- اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ الْكِتٰبِ وَيَشْتَرُوْنَ بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا اُولٰۗىِٕكَ مَا يَاْكُلُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ اِلَّا النَّارَ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۔ بیشک جو لوگ چھپاتے ہیں جو اللہ نے کتاب میں سے اتارا ہے اور اس کے بدلے تھوڑی قیمت حاصل کرتے ہیں، یہ لوگ اپنے پیٹوں میں آگ کے سوا کچھ نہیں کھا رہے اور نہ اللہ ان سے قیامت کے دن بات کرے گا اور نہ انھیں پاک کرے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے (۲/۱۷۴)

وَقَالَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اٰمِنُوْا بِالَّذِيْٓ اُنْزِلَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَجْهَ النَّهَارِ وَاكْفُرُوْٓا اٰخِرَهٗ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿٧٢﴾

وَقَالَتْ طَّآئِفَةٌ - اور کہا ایک جماعت نے

مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ - اہل کتاب میں سے

اٰمِنُوْا بِالَّذِيْٓ - تم ایمان لاؤ اس پر جو

اُنْزِلَ عَلَى الَّذِيْنَ - اُتارا گیا ان لوگوں پر جو

اٰمَنُوْا - ایمان لائے

وَجْهَ النَّهَارِ - دن کے شروع میں

وَاكْفُرُوْٓا اٰخِرَهٗ - اور انکار کرو اس کے آخر میں

لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ - شاید وہ وہ پھر جائیں

وجه النهار - دن کا شروع حصہ

وجه الدهر - زمانے کا شروع

وَقَالَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اٰمِنُوْا بِالَّذِيْٓ اُنْزِلَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَجْهَ
النَّهَارِ وَاكْفُرُوْٓا اٰخِرَهٗ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ۚ﴿۷۲﴾

اہل کتاب میں سے ایک گروہ کہتا ہے کہ اس نبی کے ماننے والوں پر جو کچھ
نازل ہوا ہے اس پر صبح ایمان لاؤ اور شام کو اس سے انکار کر دو، شاید اس
ترکیب سے یہ لوگ اپنے ایمان سے پھر جائیں

A section of the People of the Book say: "Believe in the morning what is revealed to the believers, but reject it at the end of the day; perchance they may (themselves) Turn back;

محمد اقبال

وَ قَالَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اٰمِنُوْا بِالَّذِیْۤ اُنْزِلَ عَلَى الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَجْهَ النَّهَارِ وَ اكْفُرُوْۤا اٰخِرَهٗ لَعَلَّهُمْ یَرْجِعُوْنَۚ﴿۷۲﴾

یہود کی ایک سازش کا ذکر

- یہ سازش یہود کے ایک گروہ نے آپ ﷺ کی دعوت کو ناکام بنانے کے لیے مسلمانوں کے خلاف تیار کی تھی۔
- اس دین کے پیروکاروں کے حوالے سے ایک بات جو سامنے آئی وہ یہ تھی کہ جو کوئی ایک مرتبہ دائرہ اسلام میں داخل ہو جاتا تھا وہ واپس نہیں آتا تھا، چاہے اسے بدترین تشدد کا نشانہ بنایا جائے، بھوکا پیاسا رکھا جائے، حتیٰ کہ جان سے مار دیا جائے
- اسلام کی اس حقانیت، اس کے ایمان کی حلاوت اور اُس کی اِس ساکھ کا توڑ انھوں نے اس طرح کرنے کی کوشش کی کہ ایسا کرو صبح کے وقت اعلان کرو کہ ہم ایمان لے آئے۔ سارا دن محمد ﷺ کی صحبت میں رہو اور شام کو کہہ دو ہم نے دیکھ لیا، یہاں کچھ نہیں ہے ہم اپنے کفر میں واپس جا رہے ہیں
- اللہ تعالیٰ نے اس سازش کا نوٹس لیا اور اس کو طشت از بام کر دیا۔ ایمان اور اسلام اس دین کی بنیادیں ہیں ان بنیادوں پر تیشہ چلانے والوں کے لیے سخت سزا بھی تجویز کی گئی ہے۔ اسلام میں مرتد کی سزا کا تعلق، اسلام کی اسی نظریاتی اساس کے تحفظ سے ہے

وَلَا تُؤْمِنُوْٓا اِلَّا لِمَنْ تَبِعَ دِيْنَكُمْ قُلْ اِنَّ الْهُدٰى هُدَى اللّٰهِ ۙ اَنْ يُّؤْتٰٓى اَحَدٌ مِّثْلَ مَآ اُوْتِيْتُمْ

وَلَا تُؤْمِنُوْٓا - اور نہ مانو تم

اِلَّا لِمَنْ - سوائے اس کے جو

تَبِعَ دِيْنَكُمْ - پیروی کرے تمہارے دین کی

قُلْ اِنَّ الْهُدٰى - آپ کہہ دیجئے یقیناً اصل ہدایت

هُدَى اللّٰهِ - اللہ کی ہدایت ہے

ایک جملہ معترضہ

اَنْ يُّؤْتٰٓى - (اور نہ مانو) کہ دیا گیا

أَتَى يَأْتِي ، إِتْيانًا - دینا

اَحَدٌ مِّثْلَ - کسی ایک کو اس جیسا

مَآ اُوْتِيْتُمْ - جو دیا گیا تم کو

أَوْ يُحَآجُّوْكُمْ عِنْدَ رَبِّكُمْ قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ ۚ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۗ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿٧٣﴾

أَوْ يُحَآجُّوْكُمْ - یا (یہ کہ) وہ حجت کریں گے تم سے

عِنْدَ رَبِّكُمْ - تمہارے رب کے پاس

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ - آپ کہہ دیجئے یقیناً فضل

بِيَدِ اللّٰهِ - اللہ کے ہاتھ میں ہے

يُؤْتِيْهِ - وہ دیتا ہے اسے

مَنْ يَّشَآءُ - اس کو جسے وہ چاہتا ہے

وَاللّٰهُ - اور اللہ تعالیٰ

وَاسِعٌ عَلِيْمٌ - بہت وسعت والا جاننے والا ہے

وَلَا تُؤْمِنُوْٓا اِلَّا لِمَنْ تَبِعَ دِيْنَكُمْ قُلْ اِنَّ الْهُدٰى هُدَى اللّٰهِ ۙ اَنْ يُّؤْتٰٓى اَحَدٌ مِّثْلَ مَآ اُوْتِيْتُمْ
اَوْ يُحَاۗجُّوْكُمْ عِنْدَ رَبِّكُمْ قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ ۚ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۝ ٧٣

یہ لوگ آپس میں کہتے ہیں کہ اپنے مذہب والے کے سوا کسی کی بات نہ مانو اے نبیؐ! ان
سے کہہ دو کہ، اصل میں ہدایت تو اللہ کی ہدایت ہے یہ اُسی کی دین ہے کہ کسی کو وہی کچھ
دے دیا جائے جو کبھی تم کو دیا گیا تھا، یا یہ کہ دوسروں کو تمہارے رب کے حضور پیش
کرنے کے لیے تمہارے خلاف قوی حجت مل جائے" اے نبیؐ! ان سے کہو کہ، فضل و
شرف اللہ کے اختیار میں ہے، جسے چاہے عطا فرمائے وہ وسیع النظر ہے، سب کچھ جانتا ہے

"And believe no one unless he follows your religion." Say: "True guidance is the Guidance of Allah: (Fear ye) Lest a revelation be sent to someone (else) Like unto that which was sent unto you? or that those (Receiving such revelation) should engage you in argument before your Lord?" Say: "All bounties are in the hand of Allah: He grants them to whom He pleases: And Allah cares for all, and He knows all things."

وَلَا تُؤْمِنُوٓا اِلَّا لِمَنْ تَبِعَ دِيْنَكُمْ قُلْ اِنَّ الْهُدٰى هُدَى اللّٰهِ ۙ اَنْ يُّؤْتٰٓى اَحَدٌ مِّثْلَ مَآ اُوْتِيْتُمْ اَوْ يُحَآجُّوْكُمْ عِنْدَ رَبِّكُمْ قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ

اس آیت کریمہ کے جملوں کی تسہیل

- قُلْ اِنَّ الْهُدٰى هُدَى اللّٰهِ - کا جملہ، جملہ معترضہ اور دوسرے سب جملوں کا تعلق لا تو منوا سے ہے (قرطبیؒ)
- پہلی بات - اہل کتاب کے کلام کا تتمہ ہے کہ یہودی س اپنے گروہ کے لوگوں سے کہا کرتے تھے کہ مسلمانوں پر بھروسانہ کرو، اپنا راز اور اپنے دل کی باتیں انھیں ہر گز نہ بتاؤ، سوائے اس کے جو تمہارے دین کی پیروی کرے- اور جو کچھ تمہارے پاس ہے اسے مسلمانوں پر ظاہر کروگے تو وہ اسے تسلیم کرکے تمہارے خلاف بطور دلیل پیش کریں گے
- یہ اسلام کے خلاف کی جانے والی سازش کے افشا پر یہودی علماء کی پریشانی و فکر مندی کو ظاہر کرتا ہے
- یہ یہودیوں کا اپنے دین کے بارے میں احساس برتری اور بے جا تعصّب کا اظہار بھی ہت
- دوسری بات، ایک جملہ معترضہ - جو یہود کی بات کی تردید میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائی: آپ ﷺ کو مخاطب کرکے فرمایا گیا کہ آپ ان سے کہہ دیجیے کہ ہدایت کا سرچشمہ اسلام ہے، اس کے علاوہ سب کچھ گمراہی ہے۔